نورافشاں

قیمت [illegible] — حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آ کے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے — قیمت سالانہ [illegible]

نمبر ۱۴ جلد [illegible] — لودیانہ ۱۰ جولائی [illegible] — قیمت ۳ پائی

کوہ نور کے دو سوالوں کے جوابات

۱ [illegible]

۲ [illegible]

سوال اول [illegible]

[illegible]

ہونے کے سبب اپنی تباہی آپ خرید رہے ہیں اُس جیتی آگ سے محفوظ رہیں جو عادل حقیقی نے اُنکے لئے تیار کر رکھی ہے۔ مگر میری رائے میں اسکا کل انحصار اُس وقت پر موقوف ہے جب کہ ہر ایک شخص اپنے اپنے مذہبی احکام کا جن سب کا دار نسبت دروغگوئی قریباً یکساں ہی معلوم دیتا ہی راسخ الاعتقاد ہی عالم اور عامل ہو جاوے اور دروغگوئی اور اُسکے مفاد کو خواہ وہ کیسا ہی اعلیٰ کیوں نہو اپنے حاکم حقیقی کے مخالف سمجھکر اُسکو اپنے باعث تحقیر اور ندامت دنیوی بلکہ سبب تباہی و تباہی جہان آئندہ تصور کرے فقط باقی بقیۃ آئندہ

در جواب اعتراضات مرزا محمد سعید صاحب لندنی

ہمارے نور افشاں کے پرچہ نمبرہ مطبوعہ ۲ فروری سنہ حال میں ایک مضمون درباره مخالفت کثرت مناکحت مندرج ہوا تھا اُس کی تردید میں مرزا محمد سعید صاحب نے پرچہ نمبر ۱ منشور محمدی مطبوعہ ۵ ربیع الاول میں ایک مضمون تحریر کیا۔

مضمون مذکور العدد کے شروع میں مرزا صاحب نے نسبت پادریصاحبان کلمات ظرافت انگیز اور نسبت ہمارے الفاظ حقارت آمیز تحریر فرمائے ہیں۔

خیر یہ کچھ افسوس کی بات نہیں۔ کیونکہ جب انسان مغلوب الغضب ہوتا ہے اُسکی عقل سلیم برجا نہیں ہوتی اور ایسی حالت میں اُسکا کوئی فعل ہمسنکتا بل ہنسی نہیں ہوتا۔ سب کو معلوم ہی کہ مرزا صاحب فن کے دیرینہ ٹکسالی ہیں اور غزہ اجرائے نور افشاں سے پیشتر سے مدد گار ہیں عوام کو معلوم ہی کہ ابتدائے اجرا میں مرزا صاحب کسقدر سعی اور سرگرمی کے ساتھ نور افشاں کی ترقی کے خواستگار رہے۔ اور بگو بگو اسکے مجمع مرزا صاحب

اور تعریف گزار۔ مرزا صاحب کی نسبت ابھی نور افشاں سے کوئی کام نار افشانی کا ظہور نہیں آیا۔ جس سے وہ اسقدر مشتعل ہونے کی بابت ہو۔ ضرور ہی کہ پادری صاحب نے دیکھکے پاس ہمیں کام کرتے تھے) کسی قصور کی عوض میں انکو بہت کرر دیا۔ اور اُسکا عوض مرزا صاحب نے اسطرح ظاہر فرمایا۔ لیکن یہ امر ایک سنجیدہ مستقل مزاج آدمی سے نہایت بعید ہی۔ کہ وہ تابع غضب کر انصاف کو ہاتھ سے چھوڑ دے۔ اور باقتضائے اعتراض غضانی ایک حالت پر قائم نرہے اور اُس امر کی مذمت کرے جسکی تعریف میں پہلے رطب اللسان تھا۔ مرزا صاحب اگر انصاف کو مد نظر رکھتے اور تعصب اُسکے درمیان حائل نہوتا تو وہ ہرگز ایسے اعتراض بے بنیاد نہ کرتے اور اسی لئے ہمیں ارادہ نہ تھا کہ انکا جواب دیا جائے۔ لیکن تاہم الملک ان ضعیفوں کا مناسب ہی۔ جو مرزا صاحب کے وضع میں آئیں۔

عبارت نور افشاں۔ ہمارے قیاس میں جو اشخاص کثرت مناکحت کے پابند ہیں انکو اگر بندۂ خدا کی جگہ بندۂ شیطان کہیں تو بجا ہی۔

مرزا صاحب۔ ہمیشہ شیطان کو خالق سمجھنا اور خدا کی مخلوق کو اُسکا بندہ قرار دینا کس دین کا طریقہ ہی حضرت داؤد نے بہت سے تبدیلے کئے تھے جنکو تم نبی جانتے ہو اور زبور کو کتاب سماوی مانتے ہو۔ (۲) کثرت مناکحت کسی مذہب کی رو سے منع نہیں۔ مسیح نے جو نکاح نہیں کیا وہ جُدی بات ہی۔ کیونکہ مسیح کی پیدائش قدرت سے بلا اشتمال نطفہ بشری ہوئی تھی۔ لہٰذا از دواج ولیت کا ہونا مشتبہ ہی۔ اُنھوں نے اگر قطع

شادی سے منع کیا تو بہتر ہی۔

جواب معلوم نہیں کہ مرزا صاحب نے بندہ کے معنی مخلوق کے کیا نے لگائے ہیں اور شیطان کا خالق ہونا کہاں نے استنباط کیا ہی۔ ہمنے تو شیطان کو خالق نہیں کہا۔ فقط اسقدر کہا ہی کہ جو شخص کثرت مناکحت کرے۔ وہ بندۂ شیطان کہا جا سکتا ہی کیونکہ ہماری رائے میں کثرت مناکحت خدا کی مرضی کے خلاف ہی جو شخص خدا کی مرضی کے خلاف کرتا ہی وہ شیطان کی مرضی پر چلتا ہی۔ اور جو شیطان کی مرضی پر چلتا ہی تو وہ گویا اُسکا بندہ اور فرمانبردار ہی۔ اور ان معنوں میں بندہ کا لفظ بہت جگہ مستعمل ہوا ہی اور اسکو خدا کے سوا اور کیطرف بھی مضاف دیکھا گیا ہی۔

حافظ — بندۂ شاہ شمائیم و ثناگوئے شما
سعدی — بندۂ بارگاہ سلطان بود
خسرو — بندہ ہوں لکھا ہی بیشتر ازیں

(۲) حضرت داؤد نے جو کثرت مناکحت کی اس سے یہ ہم ثابت نہیں ہوتا کہ اُنکے اس فعل سے کثرت مناکحت جائز ہی۔ کیونکہ حضرت داؤد بیگناہ تصور نہیں کئے جاتے۔ بیشک وہ بشر تھے اگر بتقاضائے بشریت اُنسے لغزش ہوئی تو کچھ تعجب نہیں۔ جیسا کہ آپ توریت سے ملاحظہ کر سکتے ہیں۔ کہ اس سے بھی سخت فعل اُنسے ظہور آیا اور زبور میں کہیں مناکحت یا کثرت مناکحت کا ذکر نہیں۔ نامعلوم کہ مرزا صاحب نے زبور کا حوالہ کہاں سے دیا۔ باقی بقیہ آئندہ

اخبارات ملکی و ولایتی

بمبئی اخبار گورنمنٹ کی جہاز حبیب بحر جو بالا بندر میں ڈوبا ایک چٹان سے ٹکرا گئی دو سو آدمی جسمیں سوار تھے جن میں سے ۱۵۔ ڈوب گئے۔

ایڈیٹر امپیریل ریویو لندن ... مرکی قومی کمیٹی کے ممبر
ہو کانگریس کی نوجوان کمیٹی کے ... اور ناسپاس ... کو
کہا ... کو ایسے شخص ہے جو شراب پیتا ہے کوئی شادی کی ... شد
جاپان ... لارڈ کرزن ... بنانے کے ... وہ کامل ہو گئے ... اب ...
... ہزار کو ... نجات ملنی ہے کر کے واپس آجائیں فقط

اژدہا سے عجیب مقام پور ... ایک ہندوستانی
ریاست میں چار پہاڑ ... کے نشیب میں واقع ہے وہاں ... پہاڑ
میں بہت نالے بہتے ہیں بعض ... میں خوفناک ... رہتے
ہیں ... ایک اژدہا کسی ... بنا ... ایک
عورت ... جاتی تھی اس نے ... عورت ... کر ...
اور بچہ اس کی گود سے گر پڑا اژدہا ... پھٹ گیا
... ایک ... کاٹنے کے بعد ... گیا عورت چلاتی اور
واویلا کرتی ہوئی شہر کو بھاگی ... صاحب
جانسن صاحب ... صاحب کے موقع پر گئے اور
... گولیاں چلائیں مگر ... گولی اژدہا ...
کے سر میں لگی جس سے وہ ... قتل ... کے ایک صاحب
... بھی ... کیا تھا لیکن وہ بھاگ گیا +

ہم ... کو جنرل ... نے قلعہ ... کا
... کے بائیں کنارہ پر واقع ہے محاصرہ کیا فوج دشمن
پھر بھاگ گئی +

کلکتہ ... کالج کے چند طلبا نے ... کے برخلاف ... سرکشی
کی جس پر جناب لفٹنٹ گورنر بہادر بنگال نے دو طلبا کو کالج
سے خارج فرمایا اور چار کو تا ... سال ... دیا اور باقیوں
پر جرمانہ فرمایا معلوم ہوتا ہے کہ ان سزا یافتہ طلبا کے نام صاحب
رجسٹرار یونیورسٹی کی خدمت میں بھی بھیجے جائیں گے تاکہ کسی
... دیگر ... یونیورسٹی میں داخل نہ ہو جاویں +

سرحدی خبریں

ڈیرہ اسمٰعیل خاں سے خبر ہے کہ ... خاں حاکم ... حسب الحکم ...

... کے کابل کو گیا ہے ... کی ... خبر ... جو ...
کوہ میں ... کتاب ... کی ... کو ... نے ... کا
نکالا تھا ... خود ... ایک ... کی ہوئی ...
... کی ... صاحب ...
کے چند ... کے ... صاحب ... مستوفی ...
کو جو ... محمد ... خاں کے کام کر رہا تھا ... بھی ...
فرقہ ... کے ... کے پاس ... پیغام ... بھیجا کر ...
... اور ... ناظر عبد اللہ خاں کے کوہ سفید ...
نوری کے پاس چلے گئے +

مستوفی عبد العلیم خان نے امیر صاحب اور سردار محمد خان
... کے لئے درخواست کی ہے اس ... کے پاس ...
جنٹ ... بیادگان ... قوم ... میں ... اور ...
کرتا ہے کہ اگر ... کیا ... ہو کر ... کریں ...
تو ... غارت کیا جائیگا اور ... غالب ہے کہ فرقہ ... ملی
... بھی ... بھاگ جائیگا اور کوہ ... جا تا رہیگا +

امیر کابل نے اس ... کے بیٹے ہی سردار ... محمد خاں ...
... بیادگان ... رسالہ ... کے ...
... ناظر عبد ... جان ... دشمنوں ...
... تب تک لڑائی بند کی جائے ... کا
... ایک قافلہ سوداگروں کا خراسان کو جاتا تھا ...
... پہنچے ... وقت ... سو ... زر نقد ...
اور عبد الرحمٰن ... نے ... حملہ کیا اس لئے ... لوگ
مقابلہ کی طاقت نہیں رکھتے تھے انھوں نے تمام اپنا
مال و اسباب دشمنوں کے حوالہ کر دیا اور جا کر ...
کے ملک ... خان پاس فریاد کر کے ... ہوئے +
کا ... پشاور ... کہ ... شاہ ...
... کا ... نے جو ایک مشہور ... ہر ... تھے کو
... ہزار روپیہ کے ... شاہ کا ... خدمت میں بھیجا ہے
کہ شاہ نے اپنی دختر کی شادی کا ... ہے

کیا ... شاہ موصوف نے اس ... کر کے ...
بہت ساز ... پھر آئے ... میں واپس ...
... نہیں بیگ ... + ... مرشبان
کابل نے ... کے پاس جا کر شکایت کی کہ سپاہ کو تنخواہ ...
نہیں ملتی اور باشندگان کابل ... اقوام ...
ہو ... اور لوگ ... سپاہ میں بھرتی ... جاتے ہیں ...
... ہو کیا کہ آئندہ ان باتوں کا ... کیا جائیگا +

اشتہار

... نویس مطبع ... لودیانہ میں ... ماہوار ...
... مطلوب ہے جس شخص کو منظور ہو ... بچی ...
... صاحب ... مطبع ... ہو کر ...
... +

لودیانہ ... محمد ... مطبع
میں ... خوش نویس تھے ... ہو کر ...
... پہلو تہی اختیار کی ... کچھ ... مطبع ...
... بلا ... کی ... وجہ ... کر ...
تنخواہ ... کے نام ... صاحب ... مطبع کے
عدالت خفیفہ میں ... عدم ... تنخواہ کے نالش کر ...
غلام محمد نے ... بابت تنخواہ ... کے ...
... کی بابت ... صاحب جج عدالت خفیفہ نے ...
... شہادت ... کے جانب ... صاحب ...
... کو خارج فرمایا +

انتخاب تاربرقی

... شاہ ... جانب ... سے ...
... شاہ ... کے ... بنا ...
... کی ... کے ... ملک ... جعفر ...
... کے حوالہ کر دیا ... +
... ٹریڈ ...

...	...		...	...
۰	۰		۰	۲

شفاعت کے بیان میں

خدا کے ساتھ میل کس طرح ہو یہ بڑی سوال قابل غور ہے قرآن میں
اسکا ایک جواب صاف ظاہر دیکھو سورہ بقر رکوع ۲۰ میں محسنین
اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ یعنے نیکی کرو تحقیق اللہ دوست
رکھتا نیکی کرنے والوں کو اور پھر سورہ مائدہ رکوع ۱۰ نجات
کا یہ بیان درج ہے صاف ظاہر مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ
الْاٰخِرِ وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ یعنے جو کوئی ایمان
لاوے ساتھ اللہ کے اور دن پچھلے کے اور کام کرے اچھے پس
نہیں خوف اوپر ان کے خلاصہ اسکا یہ ہے کہ نیک عمل اور خدا
اور دن آخری کے ماننے سے نجات حاصل ہوگی لیکن جو لوگ
کرتے ہیں کہ یہ طریقہ نجات کی جو خود بخود نیک اور قابل تسلیم ہے
لیکن یہ جو بات غور طلب ہے کہ جو پہلے ہو چکے [illegible]
اور یہ ناممکن ہے کہ ہمارے پیدایش کے گناہوں سے بچکر
ہو نہیں سکتا ظاہر ہے کہ شریعت ہے کہ تمام احکام سے
راست ہو تب کا تو فرض ہو کہ وہ شریعت کے کل احکام کو
پورا کرے سوائے گناہوں کی ۔۔۔ میں ظاہر کرکوئی شخص
شریعت کے کاموں سے راستباز نہیں گنا جائیگا اور کیونکہ
اسکا ۔۔۔ شریعت کے حکم توڑ دیے ہیں اور کوئی بھی نہیں
جو اسکو پورا کرے ۔۔۔ کہ انسان نیکی سے نجات پائیگا عام
لوگ اس طرح سمجھتے ہیں مگر یہ بات نہ یاد رکھی کہ جو سب گناہ کے
ہم ان پاک حکموں کو عمل میں نہیں لا سکتے اس سبب سے
وہ شفاعت کنندہ کا اپنے تئیں محتاج بتاتے ہیں چنانچہ اہل اسلام
حضرت صاحب کو شفیع مانتے ہیں اور عیسائی مسیح کو پس اسلئے
معلوم ہو کہ شفیع کی بڑی ضرورت ہے اسلیے نوبت یہ کہتے
ہیں ۔ تو سوال یہ ہے کہ ظاہر کرے شفاعت کنندہ کی کیا خاص صفت
ہونی چاہیے ۔ جواب یہ ہے کہ وہ خود خاص پاک ہو کہ شفاعت کرنیکی غرض
سے ترید ہو جاوے ۔ یہ مسلم ہے کہ جبتک قرضدار خود نہ ادا
کیا جائیگا اور اسکے دوست ہوں یعنے خود مجرم ہو سرکار میں
جاکر سفارش کرے تو ظاہر ہے کہ اسکی سفارش منظور ہوگی

کیونکہ سفارش بذاتہ حکم کے خلاف ہے بجز اسی وقت کہ وہ مقبول فرد
ہو اور وہ خود کسی سرکار میں اسکی رہائی کی درخواست کرے تو بیشک
اسکی درخواست منظور ہوگی کیونکہ یہ درخواست منظوری کے
لائق ہو اور اگر کسی باعث سے سرکار معروض نہ کرسکے
اور یہ ہو سکے ۔ یہ جو ہم نے بیان کیا تو یہ نہایت بے انصافی
ہوگی پس ہم کہینگے ہم کو ایسا شفیع چاہیے کہ جو خود
شفاعت کرنے کو تیار ہو بلکہ ہم سب کا قرضہ بھی ادا کر دیا ہو کیونکہ
بغیر ادا ئے قرضہ کے اسکو شفاعت کی لیاقت حاصل نہیں ہو
سکتی ۔ اور دوسرا مجھے نہیں سنا کہ سوائے خداوند مسیح کے کسی اور
نے ہماری رہائی کے واسطے فدیہ دیا ہو ۔ دین ہنود کے بموجب
تو اکثر بہت ہوئے اور لیکن وہ بھی روایت کرگئے ہیں یہ سوال
تو کہیں نہیں پایا جاتا کہ کسی نے کسی شخص کو خدا سے
بچا لیا یا بیان کیا ہو اور نہ ہی صاحب کے حق میں یہ دعویٰ صادق
آسکتا ہے کہ وہ تو خود ہدایت کرنیکو آئے تھے لیکن خداوند مسیح نے
یہ صریح ۔ دعویٰ کیا ہے کہ میں ہی ۔۔۔ کے بچانے کو آیا ہوں
ہدایت کرنیکو نہیں ۔ پس خدا کے ساتھ میل کسی طرح سے ہو
جو مسیح عیسیٰ کے وسیلے سے کیونکہ اس نے ہمارا قرض ادا
کیا ۔ اور اسی بنا پر شفاعت کی لیاقت رکھتا ہے کیونکہ وہ
دوست اور خاص اور ضمانت اور شفیع ہو اور اپنی شفاعت
سے خدا تعالیٰ کل خلقت کا منصف کبھی انکار نہ کریگا ۔

غزل من تصنیف [illegible] ساکن سکندرآباد

جس نے اس حکموں کو جہاں اسکے زمانہ ہوگا
وقت انصاف کے کیا اس کو بچایا ہوگا
سب گناہوں سے بری ہر کے خوشی سے سب کا
میں مسیح عیسیٰ کی حضوری میں ٹھکانا ہوگا
گر ترے فضل ہی شامل ہو مسیح دل میں مرے
ورنہ کہتا نے کا آخر کو زمانہ ہوگا
جو مسیح میں ہیں وہ سب ہونگے خوشی سے خوش دل
ہی گنہگار ہمارا ٹھکانا ہوگا
میں بھی حاضر ہوں پڑا ہوں ترے در پر میں آ
آنکھ دوزخ سے مسیح بچا تا ہوگا
خوش کہتا ہوں مسیح بچانے والا
گرچہ ظاہر میں تمنا نہ ہو جانا ہوگا

گندی باتوں کا بیان

نہیں لازم ہے ہمیں ہماری زبان
کہیں گندی باتیں وہ جو نکالیں
وہ بازار ہو کوچہ میں کہیں گھر میں سدا
جو ہو مشغلہ ہیں ہیں معاملہ
صحبت میں ہر وقت ہو ستا
ہے اگر لڑکا ہی ہو بدزبان
وہ ہر وقت فحش کہوے لسان
نہیں اپنے گھر میں ہو وہ مشتعل
اگر مدرسہ میں لکھے پڑھے ہونہار
دیکھیے اسکا برا پیارہ ہو
گھر میں لڑکا وہ چہرے پر
گر بے ادب لڑکے کو کیا حافظ وہ
سخن نیک ہو اور دل و زبان تر
کریں گندی باتوں کو کیا باتیں
ہی ذکر ان کا ہر صبح و شام
نہیں گندی باتوں سے وہ بچے
بکیں گندی باتیں کریں فحش
خدا کو نہیں بھلا وہ بھی
گر لڑکا بھی ۔۔۔ ہو
وہ ہر کالیاں بکتے ہیں
تو فوراً ہے بگڑے پھر
وہ لڑکوں کو کہیں گندی
ہیں وہ گالیاں لڑکا ہوشیار
خوش ہو کے دشنام دیں
سکھا کر تہذیب اخلاق وہ
کرو گندی باتوں سے پرہیز

رسید زر

پادری جے گل صاحب سکنہ [illegible]	[illegible]
میاں [illegible] محمد صاحب خلف رشید میاں غلام جیلانی صاحب [illegible] گوجرانوالہ	[illegible]
مسٹر سید زین العابدین صاحب لیڈر پیٹ گورنمنٹ پنجاب	[illegible]
بابو دیپت راے صاحب لیڈر پیٹ گورنمنٹ پنجاب	[illegible]
جی ایس مینوبل صاحب	[illegible]
پنڈت میاں بیچ ناراین خلف پنڈت موتی لعل صاحب	[illegible]
بابو امیر چند صاحب ہیڈ کلرک کچہری ضلع جالندھر	[illegible]
میاں سید اسد شاہ صاحب رئیس جالندھر	[illegible]
رکن الدین عیسائی سکریٹری [illegible]	[illegible]